قرآن و سنت کی روشنی میں سود کے نقصانات

The disadvantages of interest in the light of Quran and Sunnah

Mr. Hafiz Muhammad Ibraheem

Lecturer, Islamic Study, Fazaia Inter College, Kaamrah Cantt.

Email: hmibraheem04@gmail.com

Hafiz Muhammad Suleman

Research Scholar, Islamic Study Deptt, NUML, Islamabad

Email: hmsulemansalam@gmail.com

ORCID: <https://orcid.org/0000-0001-8802-3079>

ABSTRACT:

Islam is a complete code of life with complete guidance in all areas of life, including commerce and it forbids such methods in which there is a fear of deception or fraud. This is the reason why Islam forbids the methods of trade that involve the risk of loss, deception and fraud. These great commercial principles of Islam are actually designed for our own benefit. Usury (Interest) is a scourge and a social scourge that not only leads to economic exploitation, free eating, greed, selfishness and miserliness, but also leads to economic and financial disasters. Therefore, Islam does not tolerate it in any way. Islamic Shari'ah has not only declared it absolutely forbidden, but has declared it a war with Allah and His Messenger.

Keywords: *Interest. Guidance. Shari'ah. Benefit. Fraud*

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس میں تجارت سمیت زندگی کے تمام شعبوں کے حوالے سے مکمل راہنمائی موجود ہے۔ اسلام تجارت کے ان طور طریقوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس میں بائع اور مشتری دونوں میں سے کسی کو بھی دھوکہ نہ ہو اور ایسے طریقوں سے منع کرتا ہے جن میں کسی کے دھوکہ، فریب یا فراڈ ہونے کا اندیشہ ہو۔ یہی وجہ ہے اسلام نے تجارت کے جن جن طریقوں سے منع کیا ہے، ان میں خسارہ، دھوکہ اور فراڈ کا خدشہ پایا جاتا ہے۔ اسلام کے یہ عظیم الشان تجارتی اصول درحقیقت ہمارے ہی فائدے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ سود ایک

ایسی لعنت و معاشرتی ناسور ہے جس سے نہ صرف معاشی استحصال، مفت خوری، حرص و طمع، خود غرضی، شقاوت و سنگدلی، مفاد پرستی، زر پرستی اور بخل جیسی اخلاقی قباحتیں جنم لیتی ہیں بلکہ معاشی اور اقتصادی تباہ کاریوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، اس لیے دین اسلام اسے کسی صورت برداشت نہیں کرتا۔ شریعت اسلامیہ نے نہ صرف اسے قطعی حرام قرار دیا ہے بلکہ اسے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ قرار دیا ہے۔

سود کے لغوی و اصطلاحی معنی

سود کا مفہوم

سود کو عربی زبان میں "ربا" کہا جاتا ہے اور قرآن و سنت میں اس کے لئے یہی لفظ استعمال ہوا ہے چنانچہ جو آیات اور حدیث ابھی ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہے ان الذین یأکلون الربا جو سود کھاتے ہیں یحقیق اللہ الربا اللہ سود کو مٹاتا ہے وَذُرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا جو سود باقی ہے اس کو چھوڑ دو، "لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكِلَ الرِّبَا" رسول اللہ ﷺ کی لعنت ہے سود خور پر۔ کے الفاظ وارد ہیں۔

اور ربا کے لغوی معنی ہوتے ہیں: ”پر دان چڑھنا، اضافہ اور زیادہ ہونا، بلندی کی طرف بڑھنا“ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ﴾⁽¹⁾

اور تو دیکھتا ہے زمین کو خشک و نمبر پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ ہلتی اور بڑھتی (یعنی اوپر کی طرف ابھرتی اور پھولتی) ہے۔

اس کی اصطلاحی تعریف علماء کرام نے مختلف الفاظ میں کی ہے، چنانچہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَهُوَ فِي الشَّرْعِ: الزِّيَادَةُ فِي أَشْيَاءَ مَخْصُوصَةٍ". مخصوص اشیاء میں اضافہ کا نام سود ہے۔⁽²⁾

اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وهو القرض على أن يؤدي إليه أكثر أو أفضل مما أخذ".⁽³⁾

ربا وہ قرض ہے جو اس شرط پر ہو کہ قرض دار قرض خواہ کو جتنا لیا ہے اس سے زیادہ اور اس سے اچھا واپس کرے گا۔

صاحب المعجم الوسيط بیان کرتا ہے:

الربا: "الفضل والزيادة و (في الشرع) فضل خال عن عوض لأحد المتعاقدين".⁽⁴⁾

ربا کے معنی فضل اور زیادتی کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جو عوض سے خالی ہو اور جس کی متعاقدین میں کسی کے لئے شرط رکھی گئی ہو۔

ربا عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ (ر-ب-و) رہا ہے۔ محیط المحیط میں ہے کہ:

رَبًا-يَرْبُو- زیادہ ہونا۔ بڑھنا۔ پھولنا۔ لِيَرْبُوا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ (5)

”جتنا کہ لوگوں کے اموال میں بڑھوتی ہو“، (6)۔ سبزی کا بڑھنا اور پھولنا۔ رَبَا السَّوْبِقُ۔ اس نے ستوں میں پانی ملا یا اور اس طرح ستوں پھولا۔ رَبَابٌ۔ مؤنث رَابِيَةٌ۔ وہ چیز جو اوپر چڑھ جائے۔ جو اوپر آجائے۔ زَبَدًا رَابِيًا۔ (7) وہ خس و خاشاک یا جھاگ جو اوپر آجائے۔ أَخَذَتْ رَابِيَةً۔ سخت گرفت۔ بہتر زیادہ (بڑھی ہوئی) گرفت۔ ایسی گرفت جو انسان کے اوپر چھا جائے۔ (8) آڑی۔ زیادہ کثیر۔ مال و دولت میں زیادہ بڑھا ہوا۔ (9) رَيْبَةٌ۔ زمین کا بلند حصہ۔ سطح مرتفع۔ (10) میں نے اسے بڑھایا، اسے غذادی۔ اسے پالا۔ پرورش کیا۔ (11) الرَّبَا (الرَّبْو)۔ وہ سود جو قرض پر وصول کیا جاتا ہے۔ رَأْسُ الْمَالِ پر زیادہ لینا۔

امام رازی لکھتے ہیں: "إن الربا قسمان: ربا النسبة و ربا الفضل، أما ربا النسبة فهو الأمر الذي كان شهورا متعارفا في الجاهلية وأما ربا النقد فهو أن يباع من الحنطة عنبوين منها و ما أشبه ذلك". (12)

ترجمہ: ربا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ادھار معاملات کے اندر ربا اور دوسرے معاملات بیع کے اندر ربا۔ ربا النسبة وہ ربا جو زمانہ جاہلیت میں مشہور اور متعارف تھا اور دوسرے ربا النقد وہ ربا جو کھجور کی خرید و فروخت میں زیادہ وصول کیا جائے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ((كل قرض جر منفعة فهو ربا)). (13)

سود کے نقصانات

جہاں تک سود کے نقصانات اور اس کی حرمت میں حکمتوں کی بات ہے تو ہم جب کتاب و سنت اور معاشرہ میں اس سے مترتب ہونے والے اثرات کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سود اور سودی نظام دینی، اخلاقی، سماجی اور معاشی و اخروی ہر اعتبار سے مضر اور نقصان دہ ہے۔

(1) سود خور اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو منجبوط الحواس ہوں گے:

سود کی اخروی مضر توں اور آخرت میں اس کے سنگین نتائج کے سلسلے میں جب ہم کتاب و سنت پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ محشر کے دن سود خور جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو منجبوط الحواس ہوں گے اور ان کی کیفیت ایسی ہی ہوگی جیسے اس آسیب زدہ شخص کی ہوتی ہے جس کو شیطان نے لگ کر مجنون اور آشفته سر بنا دیا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (14)

سود خور لوگ نہیں کھڑے ہونگے (اپنی قبروں سے یا میدان محشر میں) مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِيَّايَ وَالذُّنُوبَ الَّتِي لَا تُغْفَرُ: الْغُلُولُ، فَمَنْ غَلَّ شَيْئًا أَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَآكَلَ الرِّبَا فَمَنْ آكَلَ الرِّبَا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُونًا يَتَخَبَّطُ" ثُمَّ قَرَأَ: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَتُومُونَ إِلَّا كَمَا يُتُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾.

تم ایسے گناہوں سے بچو جن کی (قیامت کے دن) بخشش نہیں ہوگی، (ان میں سے ایک) خیانت اور مال غنیمت میں سے چوری ہے، کیونکہ جو کوئی چیز مال غنیمت میں سے چرائے گا تو اسے وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا، اور (دوسرا) سود خوری ہے، کیونکہ جو سود خوری کرے گا وہ قیامت میں مجنون بنا کر اٹھایا جائے گا۔

اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سود خور محشر کے دن اپنی قبر سے پاگلوں کی طرح مخبوط الحواس ہو کر اٹھایا جائے گا، وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سود خور نے اگر اپنے اس گناہ سے توبہ نہیں کیا اور اس سے باز نہیں آیا تو اس کی بخشش نہیں ہے۔

یہاں پر ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں سود خوروں کا یہ انجام بتایا ہے کہ وہ محشر کے دن اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو پاگلوں کی طرح مخبوط الحواس ہوں گے وہیں اس کی وجہ پر بھی روشنی ڈالی ہے، اور بتایا ہے کہ ایسا اس لئے ہوگا کہ ایک تو یہ سود خوری کرتے تھے جو حرام ہے، دوسرے اس پر اصرار اور کٹ جھجکتے بھی کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے، اور انہیں چاہئے تھا کہ اللہ کے حکم اور فیصلے کے سامنے بلاچوں و چراسر تسلیم خم کر دیں، اور جس کو اس نے حلال قرار دیا ہے اس کو حلال ہے، اور جس کو اس نے حرام قرار دیا ہے اس کو حرام مانیں، یہی ایمان اور اسلام کا تقاضا ہے، اور یہی سچے پکے مومنوں کا شیوہ ہے، کیونکہ اللہ کے تمام احکام برحق اور مصلحتوں پر مبنی ہیں، خواہ وہاں تک عقل انسانی کی رسائی ہو یا نا ہو۔

دوسرے یہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے، کیونکہ سودی قرض دینے والے کا نفع متعین اور یقینی ہوتا ہے، جبکہ تجارت کرنے والے کا نفع نہ یقینی ہوتا ہے اور نہ متعین۔ کیونکہ اس کو اس میں نفع بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی، اور کبھی تو اس کا راس المال بھی ڈوب سکتا ہے اور نفع ہونے کی صورت میں بھی کبھی کم نفع ہوتا ہے اور کبھی زیادہ، پھر سود اور تجارت دونوں برابر کیسے ہوئے؟

علاوہ ازیں سودی کاروبار کرنے والا قرض خواہوں کو سودی قرض دے کر آرام سے بیٹھا رہتا ہے اور وقت مقررہ پر ان سے اصل رقم مع سود وصول کر لیتا ہے، جبکہ تجارت کرنے والے کو مال کی خریداری، حمل و نقل اور بازار میں اس کی قیمت پر نظر، گراہوں سے بات چیت اور سامان و قیمت کے لین دین وغیرہ امور میں شب و روز محنت کرنی پڑتی ہے، نیز تجارت میں ایک طرف رقم اور دوسری طرف کوئی سامان رہتا ہے، جبکہ سود میں دونوں طرف رقم یا ایک ہی طرح کی چیز رہتی ہے۔ بہر حال سود اور تجارت میں مختلف ناحیوں سے بہت اہم اور بنیادی فرق ہے مگر یہ لوگ اس کو نہیں مانتے ہیں۔ اور کٹ جتنی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: **إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الْبَيْتِ بَيْعٌ بَيْعٌ سَوْدٌ هِيَ كَيْطَرُ**، جس کی بنا پر انہیں یہ سزا دی جائے گی۔

(۲) سود کی حرمت معلوم ہونے کے باوجود سود خوری کو ترک نہ کرنے والوں کے لئے جہنمی ہونے کی وعید: اسی آیت کریمہ میں آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (15)

پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آئی تو اس سے رک گیا تو جو ماضی میں لے چکا ہے وہ اس کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔ اور جو اس کے بعد لیں گے تو وہی جہنمی ہوں گے، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس آیت میں جہاں سود کی حرمت کو جاننے کے بعد اس سے باز آجانے والوں کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ توبہ کر لینے اور سودی کاروبار کو ترک کر دینے کے بعد ماضی میں جو انہوں نے سودی کاروبار کیا تھا اللہ نے اس کا گناہ معاف کر دیا اور اس پر اب ان کی کوئی گرفت اور باز پرس نہیں ہوگی، وہیں توبہ نہ کرنے والوں کے یہ وعید شدید بھی ہے کہ اس نصیحت کے بعد بھی اگر وہ اس سے باز نہ آئے اور اس ناجائز کاروبار میں ملوث رہے تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اب ذرا جہنم اور اس کی سزائوں اور عذابوں کے بارے میں سنئے اور پھر اس میں ہمیشہ رہنے کی تکالیف اور مصائب پر غور کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ سود خوری کتنا نقصان دہ اور عظیم گناہ ہے اور اس کی سزا قیامت میں کس قدر ہولناک ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک ایسے جہنمی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑے ہی ناز و نعم کی زندگی گزاری ہوگی، اسے ایک مرتبہ جہنم کی آگ میں ڈال کر نکالا جائے گا پھر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی خیر (عیش و آرام) دیکھا ہے؟ کبھی تجھے کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ کہے گا: اے رب، اللہ کی قسم نہیں، پھر ایک ایسے جنتی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی پریشانی اور فقر و فاقہ کی زندگی گزاری ہوگی اور اسے جنت میں ایک مرتبہ داخل کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تم نے دنیا میں کوئی

پریشانی اور مشقت دیکھی ہے؟ کیا تجھے کبھی کوئی پریشانی اور غم لاحق ہوا ہے؟ وہ کہے گا: اے رب واللہ نہیں، مجھے کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ میں نے کبھی سختی اور غم نہیں دیکھا۔ (16)

اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جیسے آگ پر ہانڈی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ اس سے سخت عذاب کسی کو نہیں دیا جا رہا ہے حالانکہ اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ اب غور فرمائیے کہ سود خور لوگ جن کے بارے میں اس آیت کریمہ میں ہے کہ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ نار جہنم ہمیں ہمیشہ رہیں گے ان کے عذاب کی شدت کا کیا عالم ہوگا اور سود خوری کتنا بڑا گناہ ہے۔

۳) سود خور کے لئے بھی وہی آگ ہے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے:

سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ (17)

اے ایمان والو بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، اور اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس آیت میں جو بڑھا چڑھا کر سود کھانے سے منع کیا گیا ہے اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ اگر بڑھا چڑھا کر سود نہ لیا جائے تو جائز ہے، کیونکہ یہاں الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً کی قید بطور شرط نہیں ہے بلکہ بطور اظہار واقعہ اور بیان صورت حال ہے۔ دور جاہلیت میں عربوں میں رواج تھا کہ جب سودی قرض کی ادائیگی کا وقت آجاتا اور قرض دار قرض ادا نہیں کر پاتا تو موجودہ رقم مع سود پر مزید سود بڑھا کر اسے کچھ مدت کے لئے مہلت دیدی جاتی، جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ یہ مختصر سی قرض لی گئی رقم چند سالوں میں بڑھ کر اتنی ہو جاتی کہ عام آدمی کے لئے اس کی ادائیگی مشکل اور بسا اوقات ناممکن ہو جاتی، یہاں اسی صورت کو ذکر کر کے بطور خاص اس سے منع کیا گیا۔ جبکہ دوسرے مقامات پر علی العموم سود کی تمام صورتوں کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس کی ساری صورتیں مہلک اور تباہ کن ہیں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے پہلے یہاں سود خوری سے منع کیا پھر فرمایا: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں کامیابی مل جائے۔

معلوم ہوا کہ جو سود خوری کرتا ہے اور سودی کاروبار میں ملوث رہتا ہے اور اس کی حرمت کو جاننے کے باوجود اس کو ترک نہیں کرتا وہ درحقیقت نہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ اس کے لئے نجات و فلاح ہے۔ اور جو تقویٰ اور خشیت الہی اور کامیابی و نجات سے محروم ہو اس سے بڑا محروم اور بد قسمت کون ہو سکتا ہے؟

پھر آگے فرمایا: ﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

اس میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ اگر تم سود خوری سے باز نہیں آئے تو تمہارا یہ سود خوری پر اصرار اور حکم الہی کی تعمیل سے انکار تمہیں کفر تک پہنچا سکتا ہے، اور ایسی صورت میں بلا توبہ مر جانے کی صورت میں تمہارے لئے بھی جہنم کی وہی آگ ہوگی جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

سود انسان کو برباد کرنے والی چیز ہے:

سود خور کے لئے آخرت میں چند سزاؤں اور عذاب کے تذکرہ کے بعد آئیے چند دنیوی مضرتوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالنَّوَالِي يَوْمَ الرَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْعَافِيَاتِ)) (18)

یعنی سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، ناحق کسی شخص کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہونا، غافل و غیفہ مومنہ عورتوں پر الزام لگانا۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سود خوری کو شرک، جادو اور ناحق قتل وغیرہ جیسے کبیرہ گناہوں کے ساتھ شمار کر کے مہلکات (برباد کر دینے والی چیزوں) میں سے بتایا ہے، اور یہ ہلاکت و بربادی دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کو شامل ہے، آخرت میں اس کی چند ہلاکت خیزیوں کے بارے میں ابھی آپ نے سنا، دنیا میں اس کی بربادی کا تذکرہ خود قرآن کریم میں ہے، چنانچہ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ﴾ (19)

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

آج اگر معاشرہ کا جائزہ لیا جائے تو سود کی ہلاکت خیزی اور بربادی کے سچے واقعات اور مناظر ہر بستی میں دیکھنے اور سننے کو ملیں گے، شاید ہی کوئی بستی اور شہر ایسے واقعات سے خالی ملے، چنانچہ کتنے ایسے لوگ آپ کو ملیں گے جو یہ

سنائیں گے کہ فلاں اور فلاں آرام سے حلال کی روٹیاں کھاتے، چین سے سوتے اور عزت کی زندگی گزارتے تھے، مگر فلاں بینک کے ایجنٹوں نے انھیں سودی قرض لے کر اچھا اور بڑا کاروبار کرنے یا کارخانہ لگانے وغیرہ کی ترغیب دی، اور سمجھایا کہ اس طرح تم بھی بہت بڑے آدمی بن جاؤ گے، چنانچہ لالچ میں آکر انہوں نے بینک سے ایک موٹی رقم سود پر قرض لے کر کاروبار شروع کیا یا کارخانہ لگایا، مگر اس کی نحوست سے آج وہ فلاں اور انتہائی ذلیل و خوار ہیں، کیونکہ اتنی بڑی رقم دیکھ کر انہوں نے اور ان کے اہل خانہ نے خوب ٹھٹھاٹ باٹ کی اور شاہانہ زندگی گزارنا شروع کیا جس سے اخراجات میں اضافہ ہوا، ادھر کاروبار میں نقصان ہوا اور قرض کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھتی گئی اور وقت پر قرض کی ادائیگی نہ ہو سکنے کی بنا پر زمین جائداد بیچنی پڑی، کوٹھی نیلام ہو گئی اور آج بے گھر اور پیسے کے محتاج اور ذلیل و خوار ہیں۔ اس طرح کی تباہی اور بربادی کے بے شمار واقعات معمولی تلاش و جستجو پر آپ کو سننے کو مل جائیں گے، اور رسول اللہ ﷺ نے تو ایک حدیث میں فرمایا:

((اذا ظهر الزنا والربا في قرية فقد أحلوا بأنفسهم عذاب الله)).⁽²⁰⁾

جب کسی بستی میں زنا اور سود عام ہو جائے تو اس بستی والوں نے اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ سودی نظام کی ایک اہم خرابی یہ بھی ہے کہ اس کی بنا پر یہودی سرمایہ کار آئے دن تجارت و صنعت کے کاروبار کو برباد کرتے رہتے اور لاکھوں لوگوں کو بے کاری میں مبتلا کر کے حیران و پریشان کرتے رہتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ چونکہ سودی بینک اور ادارے سود کے ذریعے زیادہ سے زیادہ نفع اندوزی کرنا چاہتے ہیں، اس واسطے وہ کبھی مال منجمد کر دیتے ہیں تاکہ تاجروں اور صنعت کاروں کے لئے اس کی حاجت میں اضافہ ہو جائے اور نتیجہً شرح سود میں اضافہ کر دیا جائے، اور وہ سود کی شرح اس وقت تک بڑھاتے رہتے ہیں جب تک صنعت کاروں اور تاجروں کو احساس نہ ہو جائے کہ سودی قرض کے مال کو اپنے کاروبار میں لگانے میں ان کے لئے فائدہ کے بجائے سراسر نقصان ہے، کیونکہ اس سے انہیں اتنا بھی فائدہ نہیں کہ سود ادا کرنے کے بعد ان کے لئے کچھ بچ سکے، جس کی بنا پر وہ یہ کاروبار (کارخانہ وغیرہ) جس سے لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی جڑی ہوتی ہے یا تو بند کر دیتے ہیں یا سرمایہ کی کمی کی بنا پر اسے چھوٹے اور محدود پیمانے پر چلانے لگتے ہیں، جس کی بنا پر مزدوروں اور اس میں کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بیکار ہو جاتی ہے، اور جب بیکاری کی وجہ سے ان (مزدوروں وغیرہ) کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے تو مختلف اشیاء کی تجارت کرنے والوں کے کاروبار پر اس کا اثر پڑتا ہے، اور جب معاملہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ بازار میں مال کی مانگ اور ان اداروں سے سودی قرض کی طلب میں شدید کمی آ جاتی ہے تب مجبوراً وہ شرح سود میں کمی کرتے ہیں جس سے صنعت کار اور تجارت دوبارہ ان کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اور سودی قرض لیکر کاروبار دوبارہ شروع کرتے اور بڑھاتے ہیں، اس طرح

ان کی سازشوں سے بار بار عالمی اقتصادی بحران کا شکار ہوتا رہتا ہے اور لوگ پریشان ہوتے اور سودی نظام کی چکی میں پستے رہتے ہیں۔

یہ تباہی و بربادی سودی قرض لینے والوں کے لئے ہے اور سودی قرض دینے والے اور اس کا روبرو سے کمائی کرنے والے لوگ اس تباہی سے محفوظ ہوں گے، مگر حقیقت ایسی نہیں ہے، اگر ان کا گہرائی سے جائزہ لیں اور حقائق کا پتہ لگائیں تب معلوم ہوگا کہ بظاہر دولت و ثروت کی ریل پیل اور آرام و آرائش کے تمام سامانوں کے باوجود ان کی زندگیاں کس قدر اجیران اور سکون و آرام سے خالی ہیں؟ کس طرح انہیں ہر وقت مختلف قسم کے ہمووم و غمووم اور ایسے مسائل گھیرے رہتے ہیں جن سے انہیں چند لمحوں کے لئے بھی سکون نہیں ملتا، وہ کس طرح قسم قسم کی بیماریوں اور عوارض میں مبتلا ہیں، جس سے انہیں اپنے من پسند ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہونے کی اجازت نہیں، مختلف قسم کے پریزیور اور طرح طرح کے طبی جانچ اور دن میں کئی کئی مرتبہ دواؤں کے استعمال وغیرہ کی پابندیوں سے الگ پریشان ہیں، طرح طرح کے افکار و خیالات، درد و الم اور ہم و غم کی وجہ سے بلا نیند کی گولیاں کھائے رات میں نیند نہیں آتی۔ کتنے لوگ شراب و کباب سے دل بہلاتے اور اپنی دنیا و آخرت دونوں برباد کرتے ہیں اور پھر ظالمانہ اور ناحق طریقوں سے غریبوں اور مجبوروں کا مال ہڑپ کرنے سے ان کی بددعاؤں اور گالیوں و تنقیدوں کا تحفہ انہیں الگ سے ملتا ہے۔

سود لعنت کا باعث ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ((لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكِلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ)). (21)

رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے سود کھانے والے پر، اس کے کھلانے والے پر، اس کے لکھنے والے پر، اور اس کے دونوں گواہوں پر، اور فرمایا: یہ سب اس میں برابر ہیں۔“

سود کتنا عظیم جرم اور کبیرہ گناہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف اس کے کھانے والے اور لینے والے پر لعنت کی بددعا نہیں فرمائی ہے، بلکہ سود دینے والے، اس معاملہ میں گواہ بننے والے اور اس معاملے کو قلم بند کرنے والے اور ان تمام لوگوں کے لئے جنہوں نے اس میں کسی بھی طرح کا تعاون کیا ہے لعنت بھیجی ہے، اور سب کو اس گناہ عظیم اور لعنت میں شریک اور مساوی قرار دیا ہے۔

اب بتائیں کہ جس پر رسول اللہ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہو کر لعنت بھیجیں اور ان کے لئے اللہ کی رحمت اور خیر سے دوری کی بددعا کریں ان کی دنیا میں کیا حالت ہوگی اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

سود کا ایک درہم کھانا چھتیس زنا کے گناہ سے بڑھ کر ہے:

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دَرَّهْمٌ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبِيَةً". (22)

یعنی سود کا ایک درہم جو آدمی جانتے بوجھتے کھاتا ہے اس کا گناہ چھتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

زنا کتنا بڑا جرم اور گناہ ہے اس کو تھوڑا بہت تو ہر آدمی جانتا ہے، اس واسطے وہ ہر معاشرے میں قبیح مانا جاتا ہے، مگر اس کا صحیح اندازہ اس کی دنیا و آخرت میں مقررہ سزاؤں سے کیا جاسکتا ہے کہ اگر زانی اور زانیہ غیر شادی شدہ ہوں تو ان کی دنیا میں سزایہ ہے کہ ان کو اسی کوڑے لگائیں جائیں اور ان پر ذرا بھی ترس نہ کھایا جائے۔

سود کا ہلکا درجہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے مثل ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ)). (23)

یعنی سود کے تہتر درجے ہیں، ان میں سب سے کم درجہ (گناہ میں) ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور مسند بزار میں باسناد صحیح اس طرح ہے کہ: "الرِّبَا بَضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا وَالشَّرُّكَ مِثْلُ ذَلِكَ" (24)۔ سود کے ستر سے زیادہ درجے ہیں اور اسی طرح شرک کے بھی ہیں۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ((الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَذْنَاهَا كَالَّذِي يَقَعُ عَلَى أُمِّهِ)).

سود کے ستر دروازے ہیں اور اس کا ادنیٰ درجہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔ غور فرمائیے اور وہ بھی اپنی ماں سے کتنا قبیح، موجب سزا و مستحق ملامت و مذمت اور لائق عذاب الیم ہے اور جب یہ سود کے سب سے ہلکے درجے کا حال ہو تو بڑے درجے کے سود کی قباحت، گناہ اور عذاب کا کیا حال ہوگا۔

سود خور کی عبادتیں خطرے میں:

﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾. اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا سود کھانے والے اور سود کھلانے والے، اس معاملہ کو لکھنے والے اور اس میں گواہ بننے والوں پر لعنت بھیجنا، اور سود کے ایک درہم کو چھتیس زنا سے شدید قرار دینا وغیرہ ان سب سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ سودی کاروبار ناجائز اور اس سے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہے اور اہل علم کو معلوم ہے کہ حرام مال سے صدقہ و خیرات کرنا، حرام مال سے حج کرنا اور حرام کمائی کا کھانا کھا کر یا لباس پہن کر کوئی بھی عبادت کرنا عند اللہ مقبول نہیں ہے، اس سلسلے میں بہت

صاف صاف اور صحیح صحیح حدیثیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ - وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ - إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَزْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُزَيَّرِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ أَوْ فَصِيلَةٌ)). (25)

کوئی بھی شخص نہیں صدقہ کرتا ہے حلال اور پاک مال سے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا ہے مگر حلال اور پاک کو ہی۔ مگر رحمن اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے، اگر وہ ایک کھجور ہو تو رحمن کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے، جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال کے علاوہ یعنی حرام مال کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ)). (26)

اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے اور یقیناً اللہ اپنے مومن بندوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے رسولو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، جو عمل تم کرتے ہو انہیں میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔“

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام کمائی کے کھانے پینے اور لباس کے استعمال کرنے سے کوئی عبادت اور دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔

اس سے سود کی ہلاکت خیزی اور خطرناکی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے اور بلا تردد کہا جاسکتا ہے کہ سودی ذرائع سے آمدنی کر کے کھانے پینے والوں کی عبادتیں اور دعائیں خطرے میں ہیں، اور قوی امکان و احتمال ہے کہ انہیں شرف قبولیت سے محروم کر دیا جائے، اور ان کی ساری عبادتیں اور دینی محنتیں ضائع اور اکارت ہو جائیں۔

(References)

1- سورة الحج: 22/5

2- ابن قدامہ، عبد اللہ بن محمد بن قدامہ المقدسی ابو محمد موفق الدین، المغنی، دار عالم الکتب، 1997ء، مجلدات: 15: 3/3

3- دبلوی، شاہ ولی اللہ، حجتہ اللہ الباقیہ، دار الکتب العربیہ مصر: 162/2

- 4- كبار العلماء المصر، المعجم الوسيط، ناشر: دار احیاء التراث بیروت، ۲۰۰۳ء: ۳۲۶/۱
- 5- سورة الروم: ۳۰
- 6- سورة الحج: ۲۲
- 7- سورة الرعد: ۱۳
- 8- سورة التحريم: ۷۲
- 9- سورة النحل: ۱۶
- 10- سورة المؤمنون: ۲۳
- 11- سورة بنی اسرائیل: ۱۷
- 12- رازی، فخر الدین، امام، التفسیر الکبیر، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت: ۷/۷۵
- 13- سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، الجامع الصغیر، ناشر: دار احیاء الکتب العربیہ، مصر: ۱۳۸۵، ص: ۴۹، رقم الحدیث: ۶۳۳۶
- 14- سورة البقرة: ۲۷۵
- 15- سورة البقرة: ۲۷۵
- 16- التشریح، امام مسلم بن الحجاج صحیح مسلم، کراچی: قدیمی کتب خانہ ۱۹۵۶، ص: ۱۳۵/۸
- 17- سورة آل عمران: ۱۳۰/۳
- 18- صحیح مسلم: ۶۴/۱
- 19- سورة البقرة: ۲۷۶
- 20- حاکم، محمد بن عبداللہ بن نسیا بوری، معروف بابن البیع ابو عبداللہ (م: ۴۰۵ھ)، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع: اول، ۱۹۹۰، ۳۷/۲
- 21- صحیح مسلم: ۵۰/۵
- 22- عبد العظیم بن الغوی المنذری، الترغیب والترہیب، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ: ۲/۷۴
- 23- الترغیب والترہیب: ۷۴۳/۲
- 24- البرزازی، حافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق، مسند البرزازی، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت، مجلدات: ۲۰: ۳۱۸/۵
- 25- صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتزیینہ، رقم الحدیث: ۱۰۱۴
- 26- سورة المؤمنون: ۵۱
- 27- صحیح مسلم: ۸۸/۷، رقم الحدیث: ۱۰۱۵